قرآنِ پاک پر اعراب کس نے لگائے اور اس کی وجہ کیا تھی؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: FSD-9459 تاریخ: 21-08-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ قرآن پاک پر اعراب شروع سے لگے ہیں یا بعد میں لگائے گئے؟ نیز قرآن پاک پر اعراب کس نے لگوائے تھے؟ اور ان کو لگانے کی کیا حکمت تھی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

سوال میں تین باتیں پوچھی گئی ہیں۔ تینوں کا جواب بالترتیب دیا جائے گا۔

(1) کیا قرآن پر اعراب شروع سے موجود تھے؟

عہدِ رسالت اور صحابہ کرام کے زمانے میں قرآن مجید جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا، انہیں الفاظ کے ساتھ لکھا جاتا تھا، لیکن اس میں اعراب نہیں لگائے جاتے تھے۔ یہ اعراب تابعین کے دور میں قرآن کے نسخوں پر لگائے گئے۔ فتاوی رضویہ میں سوال ہوا کہ کلام مجید با اعراب خداوند کریم کی طرف سے رسول مقبول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر نازل ہوا کرتا تھا یا اعراب بعد رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے درست کیا گیا؟ اس کے جواب میں امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر قرآن عظیم کی عبارت کریمہ نازل ہوئی، عبارت میں اعراب نہیں لگائے جاتے؛ حضور کے حکم سے صحابہ کرام مثل امیر المومنین عثمان غنی و حضرت زید بن ثابت و امیر معاویہ وغیر ہم رضی اللہ تعالی عنہم اسے لکھتے، **ان کی تحریر میں بھی اعراب نہ تھے، یہ تابعین**

کے زمانے سے رائج ہوئے۔" (فتاوی رضویہ، جلد26، صفحہ492، رضافاؤنڈیشن لاہور)

(2) قرآن پاک پر اعراب کس نے لگوائے؟

ابتدائی طور پر عبد الملک بن مروان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد، مشہور تابعی بزرگ حضرت ابو الاسود دُئلی رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن پر اعراب لگانے کے متعلق درخواست پیش کی ، پھر عبد الملک بن مروان نے مستقل طور پر یہ کام حجاج بن یوسف کے سپرد کیا کہ وہ اس کو مکمل کروائے، تو حجاج بن یوسف چونکہ اس کام کا ذمہ دار تھا، تو اس کے درخواست کرنے پر حضرت ابو الاسود دُئلی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآنِ مجید پر اعراب لگائے۔

چنانچہ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ اعراب قرآنی کی ایجاد کس سن میں ہوئی اور اس کا بانی کون ہے؟ تو اس کے جواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: زمن عبد الملک بن مروان میں اس کی درخواست سے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم کے شاگرد رشید حضرت ابو الاسود دُئلی نے یہ کارِ نیک کیا۔" (فتاوی رضویہ، جلد26، صفحہ399، رضافاؤنڈیشن لاہور)

امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 671ھ/1273ء) لکھتے ہیں:

"أما شكل المصحف ونقطه فروي أن عبد الملك بن مروان أمر به وعمله، فتجرد لذلك الحجاج بواسط وجد فيه" ترجمہ: بہر حال مصحف پر اعراب اور نقطے لگانے کے متعلق روایت کیا گیا ہے کہ عبد الملک بن مروان نے اس کا حکم دیا اور اسے کروایا۔ پس حجاج نے "واسط" میں اس کام کے لیے اپنے آپ کو مشغول کر لیا، پھر اس کی کوشش میں لگ گیا۔

(الجامع لاحکام القرآن (تفسیر قرطبی)، جلد1، صفحہ63، مطبوعہ دار الکتب المصریہ، القاھرۃ)

تفسیر نعیمی میں ہے: "اعراب لگانے والے ابو الاسود دؤلی تابعی ہیں، جنہوں نے حجاج بن یوسف کے حکم سے یہ کام کیا۔" (تفسیر نعیمی، جلد1، صفحہ26، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

(3) اعراب لگوانے کی ضرورت اور حکمت:

جب اسلام پھیلنا شروع ہوا اور عجمی لوگ مسلمان ہوئے تو ان کے لیے بغیر اعراب کے صحیح تلفظ

کے ساتھ قرآن پڑھنا مشکل تھا۔ اسی ضرورت اور حکمت کے پیشِ نظر قرآن پر اعراب لگائے گئے تاکہ اس کی اصل قراءت ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو جائے۔

قرآن پاک پر اعراب لگانے کی کتنی ضرورت تھی، اس کا اندازہ اِس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے، چنانچہ امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کو اپنی کتاب "مَنَاهِلُ الْعِرْفَانِ فِي عُلُومِ الْقُرْآنِ" میں یوں نقل فرماتے ہیں: ” إن أبا الأسود الدؤلي سمع قارئا يقرأ قوله تعالى: ﴿اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ وَ رَسُوْلُهٗ﴾. فقرأها بجر اللام من كلمة رسوله. فأفزع هذا اللحن الشنيع أبا الأسود وقال: عز وجه الله أن يبرأ من رسوله. ثم ذهب إلى زياد والي البصرة وقال له وقد أجبتك إلى ما سألت. وكان زياد قد سأله أن يجعل للناس علامات يعرفون بها كتاب الله فتباطأ في الجواب حتى راعه هذا الحادث وهنا جد جده“

ترجمہ: حضرت ابو الاسود الدؤلی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قاری کو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھتے ہوئے سنا: ﴿اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ وَ رَسُوْلُهٗ﴾ اس قاری نے یہ کلمہ "رَسُوْلُهٗ" لام پر زیر کے ساتھ پڑھ دیا (جبکہ حقیقت میں لام پر پیش تھا)۔ اس سنگین غلطی نے ابو الاسود رحمۃ اللہ علیہ کو خوفزدہ کر دیا اور انہوں نے کہا: "اللہ کی ذات اس سے پاک اور بلند ہے کہ وہ اپنے رسول سے بھی براءت کا اظہار کرے۔" پھر وہ بصرہ کے گورنر زیاد کے پاس گئے اور کہا: "میں نے آپ کی درخواست قبول کر لی ہے۔" زیاد نے ان سے (پہلے) یہ درخواست کی تھی کہ وہ لوگوں کے لیے کچھ ایسی علامات (نشانیاں) وضع کریں جن سے وہ اللہ کی کتاب کو صحیح طور پر پہچان سکیں، لیکن ابو الاسود نے جواب دینے میں تاخیر کی تھی، یہاں تک کہ اس واقعے نے انہیں جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اور تب انہوں نے اس کام کے لیے کمر کس لی۔

(مناهل العرفان فی علوم القرآن، جلد 1، صفحہ 332، مطبوعہ مطبوعہ دار الکتب العرب)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

26 صفر المظفر 1447ھ/21 اگست 2025

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے